اہل نظر امیرِ شریعت کہیں جسے

احرار سر بلند ہیں، باطل کے سامنے
للکار کس کی ہے یہ جہانِ اصول میں

لرزاں ہیں سامراج کے سارے گماشتے
اِک کھلبلی مچی ہے، ظلوم و جہول میں

یہ ذی وقار مردِ قلندر ہے دوستو
مینار نور ہے شبِ ظلمت کے طول میں

اہل نظر امیر شریعت کہیں جسے
یاد اس کی زندہ ہے، میرے قلبِ ملول میں

وہ بوریا نشین جلالت مآب تھا
کام آ گیا رضائے نبی کے حصول میں

اپنے لہو سے ریگِ وطن کر کے لالہ رنگ
گم ہو گیا، وہ راہِ مدینہ کی دھول میں

ٹھکرا دیئے تھے، جس نے حریر اور پرنیاں
تسکین اس نے پائی تھی خارِ ببول میں

ہر مرحلے پہ آئیں ہزاروں رکاوٹیں
اُلجھا نہ وہ کبھی کسی بحثِ فضول میں

اونچا علم شریعت ختم الرسل کا ہو
معیار ہے امیر کا ردّ و قبول میں

واللہ اُن کے قرب کا لمحہ کبھی نہ دوں
سارا جہاں بھی جو ملے مجھ کو مُول میں

آؤ لگائیں در پہ بخاری کے ایک صدا
ممکن ہے کچھ کمی ہو شبِ غم کے طول میں

اصحاب و اہلِ بیت کی سیرت، سے فیضیاب
بادِ نسیم آئی تھی باغِ بتول میں

پھیلی تو سب کو لذتِ ایمان دے گئی
ایسی مہک تھی گلشنِ زہرا کے پھول میں

واجدؔ حضورِ گوشِ دل و جان سے سنو
ظفرِ علی کا شعر گنواؤ نہ بھول میں

کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے، ریاضِ رسول میں

ولی محمد واجد